

## سید الشہداء علیہ السلام کا بنیادی مقصد-۲

<"xml encoding="UTF-8?>

اسلامی معاشرے اور حکومت کے انحراف کی شدت، امام حسین علیہ السلام کے جہاد کے فرض کا سبب

امام حسین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے۔

«ایها النّاس ان رسول اللہ (ص) قال من رأى سلطاناً جائراً مستحلاً لحرام الله، ناكثاً لعهد الله...» الخ۔

اس حدیث کا مقصد یہ ہے:

"اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی ایسی ناجائز اور ظالم سلطان اور حاکم کو دیکھے جو اللہ کی حلال کرده کو حرام اور اللہ کے عہد کی خلاف ورزی کرے گا۔"

لوگوں کے لئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لیکن کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حکم الہی پر عمل کر سکتے تھے؟ نہیں، کیونکہ اس الہی حکم کو صرف اسی صورت میں نافذ کیا جا سکتا ہے جب معاشرہ انحراف کر چکا ہو۔ اگر معاشرہ انحراف کرتا ہے تو کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہیے۔ یہاں خدا کا حکم ہے۔ جن معاشروں میں انحراف اس حد تک ہو کہ اسلام کے اصول سے انحراف کا خطرہ ہو، وہاں خدا کا فرض ہے۔ خدا انسان کو کسی بھی معاملے میں فیصلہ کیے بغیر نہیں چھوڑتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرض کہا ہے – قرآن اور حدیث نے یہ کہا ہے – لیکن نبی اس ذمہ داری کو پورا نہیں کر سکتا۔  
وہ کیوں نہیں کر سکتا؟

کیونکہ یہ فرض تبھی پورا ہو سکتا ہے جب معاشرہ انحراف کر چکا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے اور امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے زمانے سے لے کر اب تک معاشرہ اس طرح سے انحراف نہیں ہوا ہے۔ امام حسن علیہ السلام کے زمانے میں جب معاویہ حکومت کے سربراہ تھے، اگرچہ اس انحراف کی بہت سی نشانیاں ظاہر ہوئی ہیں، لیکن وہ ابھی تک اس سطح پر نہیں پہنچی ہیں کہ مکمل طور پر اسلام قبول کرنے کا خدشہ ہو۔

شايد یہ کہا جا سکتا ہے کہ کسی زمانے میں ایسی صورت حال پیش آئی، لیکن اس وقت ایسا کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا یہ مناسب موقع نہیں تھا یہ حکم، جو اسلامی احکام کے مجموعے کا حصہ ہے، خود حکومت سے کم اہم نہیں ہے، کیونکہ حکومت کا مطلب معاشرے کی انتظامیہ ہے۔ اگر معاشرہ آبستہ لکیر سے بٹ کر بدعنوں ہو جائے اور خدا کا حکم بدل جائے، اگر ہمارے پاس تبدیلی اور احیاء کا وہ حکم نہ ہو – یا آج کے انقلاب کے الفاظ میں –

اگر ہمارے پاس انقلاب کا وہ حکم نہ ہو تو یہ حکومت کیسی ہوگی؟

لہذا اس حکم کی اہمیت جو گمراہ معاشرے کی اصل لائن پر واپسی سے متعلق ہے، خود حکومت کے فیصلے سے کم اہم نہیں ہے۔ شاید یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کافروں کے خلاف جہاد سے زیادہ اہم ہے۔ شاید یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اسلامی معاشرے میں نیکی کا حکم دینے اور عام برائی سے منع کرنے سے زیادہ اہم ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس حکم کی اہمیت اللہ کی عظیم عبادتوں سے زیادہ اور حج سے بھی زیادہ ہے۔ کیوں؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ درحقیقت یہ حکم اسلام کے احیاء کی ضمانت دیتا ہے جب وہ مرنے والا ہے، یا مر چکا ہے اور ختم ہو چکا ہے۔

تو پھر اس فیصلے پر عمل کون کرے؟

اس ذمہ داری کو کون پورا کرے گا؟

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشینوں میں سے ایک اس وقت آتا ہے جب یہ انحراف واقع ہوا ہو۔

یقیناً، بشرطیکہ صورت حال مناسب ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز مقرر نہیں کی ہے جو فائدہ مند نہ ہو۔ اگر حالات ٹھیک نہیں ہیں، تو وہ جو بھی کریں، اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کا کوئی اثر پڑے گا۔ یہ صحیح صورت حال ہونی چاہئے۔

یقیناً مناسب ہونے کی صورت حال کا ایک مختلف مطلب ہے، یہ نہیں کہ ہم یہ کہیں کہ چونکہ یہ خطرناک ہے، تو صورتحال مناسب نہیں ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ صورت حال مناسب ہونی چاہیے، یعنی انسان کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس نے جو کچھ کیا ہے اس کا نتیجہ نکلے گا، یعنی لوگوں تک پیغام پہنچے گا، اور لوگ سمجھو یں گے اور غلطی نہیں کریں گے۔ یہ وہ فرض ہے جو ایک شخص کو کرنا چاہیے تھا۔

امام حسین علیہ السلام کے زمانے میں یہ انحراف اور وہ موقع دونوں پیدا ہوئے ہیں۔ لہذا امام حسین علیہ السلام کو اُٹھ کھڑا ہونا چاہیے کیونکہ انحراف ہو چکا ہے۔ کیونکہ معاویہ کے بعد کوئی ایسا شخص اقتدار میں آیا ہے جو اسلام کے ظہور کا مشاہدہ بھی نہیں کرتا! وہ شراب پیتا ہے اور دوسرے غلط کام کرتا ہے۔ وہ واضح طور پر جنسی حملوں اور بدعنوانی کا ارتکاب کرتا ہے۔ وہ قرآن کے خلاف بات کرتا ہے۔ شاعری کھلے عام قرآن کے خلاف ہے اور دین کو مسترد کرتی ہے، اور کھلے عام یہ اسلام کے خلاف ہے! لیکن چونکہ ان کا نام مسلمانوں کا صدر ہے اس لیے وہ اسلام کے نام کو ختم نہیں کرنا چاہتے۔ وہ اسلام کے ایجنت نہیں ہیں، اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں اور ان سے ہمدردی رکھتے ہیں، لیکن اپنے اعمال سے ایک چشمے کی طرح، جس سے گندما پانی مسلسل نکلتا ہے اور نکلتا ہے اور پوری ڈھلوان کو بھر دیتا ہے، وہ اپنے اندر سے بوسیدہ پانی بھاتا ہے اور پورے اسلامی معاشرے کو بھر دیتا ہے! بدعنوان حکمران ایسا ہی ہوتا ہے، کیونکہ حکمران چوٹی کی چوٹی پر ہوتا ہے، اور اس سے جو نکلتا ہے وہ وبا نہیں رہتا عام لوگوں کے برعکس - بلکہ گرتا ہے اور پوری چوٹی کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے!

عام لوگ، ہر ایک کی اپنی جگہ ہے۔ بے شک جو بھی اونچا ہے، جو معاشرے میں اعلیٰ مقام رکھتا ہے، وہ زیادہ بدعنوان اور نقصان دہ ہے۔ عام لوگوں کی کرپشن ان کے لیے یا ان کے آس پاس کے کچھ لوگوں کے لیے ہو سکتی ہے، لیکن اگر سب سے اوپر رینے والا شخص بدعنوان ہو جائے تو اس کی کرپشن پھیل جائے گی اور پوری جگہ بھر جائے گی، بالکل اسی طرح جیسے وہ راستباز بن جائے گا، اس کی بھلائی نکل جائے گی اور یہ پورے میدان کا احاطہ کر لے گی۔

ایسا شخص معاویہ کے بعد مسلمانوں کا خلیفہ بن گیا ہے! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ! اس انحراف سے بھی بڑا؟! میدان بھی تیار ہے۔ میدان تیار ہونے کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ کیوں، خطرہ کیا ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ جو لوگ اقتدار میں سب سے اوپر ہیں وہ مخالف لوگوں کے سامنے ان کے لئے خطرہ پیدا نہ کریں؟ ایک اور جنگ ہے۔ آپ اسے اقتدار کے تخت سے نیچے لانا چاہتے ہیں اور اسے بیٹھ کر دیکھنے دینا چاہتے ہیں! ظاہر ہے، وہ آپ کو بھی مار دے گا۔ لہذا خطرہ ہے۔